

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مجلد اول
پیش رو
مجلد اول
پیش رو

دعوت حفظ ایمان

حصہ اول

امام العصر جۃ الاسلام

مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

تعارف

الحمد لله وكفى وسلام على خاتم الانبياء. اما بعد!

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے رد قادیانیت پر مندرجہ ذیل کتب تحریر فرمائیں: ۱..... اکفار الملحدين - ۲..... خاتم النبیین - ۳..... التصريح بما تواتر في نزول المسيح - ۴..... عقيدة الاسلام - ۵..... تحيته الاسلام - الحمد لله! یہ کتابیں بارہا شائع ہوئیں۔ پہلی تین کتابوں کے اردو میں تراجم بھی ہو گئے۔ آخری دو کتابوں کے ترجمے تاحال طبع نہیں ہوئے۔ خدا کرے ہو جائیں تو اسلامیان ہر صغیر کے لئے گرانقدر علمی اثاثہ ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ عقیدۃ الاسلام کا ترجمہ حضرت مرحوم کے صاحبزادے حضرت مولانا سید انظر شاہ کشمیری کر رہے ہیں۔ خدا کرے جلد شائع ہو جائے۔ ان کے علاوہ حضرت مرحوم کی دعوت حفظ ایمان ۱..... ۲..... ہے۔ یہ مختصر چند صفحات کے رسائل ہیں۔ دعوت حفظ ایمان نمبر اول میں حکومت کشمیر کو قادیانی فتنہ کی زہر ناکوں سے باخبر کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا ظفر علی خانؒ استاذ محترم مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا عبدالحق ہزارویؒ، احمد یار خانؒ کی گرفتاری پر بے چینی کا اظہار کیا گیا ہے اور اپنے شاگردوں سے ختم نبوت کا کام کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ تحریر ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ کی ہے۔ دعوت حفظ ایمان نمبر دوم میں قادیانی کفر یہ عقائد کو طشت ازبام کر کے روزنامہ زمیندار کی اشاعت کی توسیع اور مستشار العلماء پنجاب لاہور (جو آپ کے شاگردوں نے رد قادیانیت کے لئے قائم کی تھی) سے تقویت اور اعانت کے لئے متوجہ فرمایا گیا۔ یہ تحریر پہلی تحریر کے دس دن بعد یعنی ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ کی ہے۔ یہ رسالے ایک ایک بار شائع ہوئے۔ اب ان کا ملنا مشکل مسئلہ تھا۔ اس لئے ان کو ان مجموعہ میں شامل کیا گیا ہے۔ (باقی ضخیم کتب ہیں جن کے نام اوپر ذکر کر دیئے ہیں) اللہ رب العزت شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

نقییر اللہ وسایا

۱۳۲۲/۶/۷ھ

۲۰۰۱/۸/۲۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم !

حامدا و مصلیا و مسلما . السلام علیکم یا اہل الاسلام

و رحمة اللہ و برکاتہ .

حمد انور شاہ کشمیری عفا اللہ عنہ بحیثیت ایمان و اسلام و اخوت دینی اور امت
مرحومہ محمدیہ ﷺ کے اعضاء ہونے کے لحاظ سے کافہ اہل اسلام خواص و عوام کی عالی
خدمت میں عرض گزار ہے کہ اگرچہ فقہی طرح طرح کے حوادث اور وارداتیں اس دین
سادی پر وقتاً فوقتاً گزرتی رہی ہیں اور باوجود اس کے کہ آخری پیغام خدا نے برحق کا یہ ہے کہ :

”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ

الْاِسْلَامَ دِينًا مَّا تَدَّ آیت ۳“

﴿ آج کے دن میں نے دین تمہارا کمال کو پہنچایا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور
اسلام پر ہی تمہارا دین ہونے کے لئے راضی ہوا۔ ﴾

”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَ خَاتَمَ

النَّبِيِّينَ . وَ كَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا . احزاب آیت ۴۰“

﴿ نہیں محمد ﷺ کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے ، لیکن ہیں رسول خدا

کے اور خاتمہ پیغمبروں کے اور خدا ہر چیز کا اپنے امور میں سے عالم ہے۔ ﴾

اور اس کے قطعی الدلالت ہونے پر بھی امت محمدیہ ﷺ کا اجماع منعقد ہو گیا اور

ختم نبوت کا عقیدہ دین محمدی کا اساسی اصول قرار پایا اور جس امت نے ہم تک یہ آیت پہنچائی

اسی امت نے یہ مراد بھی پہنچائی اور اس دعویٰ پر مسلحہ کذاب اور اسود کاذب کو قتل کیا اور بڑا

کفر دونوں کا یہ دعویٰ قرار دے کر کذاب مشترک اور باقی جرائم کو کذاب کے ماتحت رکھا۔ مگر

پھر بھی حکم حدیث نبوی بہت سے دجالوں نے نبوت کے دعوے کئے اور ان کی صورتیں بھی

رہیں اور بالآخر اصل بجہنم ہوئے۔ ہمارے اس منحوس دور میں جو یورپ کی افتاد سے ایمان اور خصائل ایمان کی فنا کا زمانہ ہے۔ فشی غلام احمد قادیانی کا فتنہ درپیش ہے اور گزشتہ فتنوں سے مزید اور شدید ہے اور حکومت وقت بھی بمقابلہ مسلمانوں کے قادیانی جماعت کی امداد اور اعانت کر رہی ہے۔ یہ جماعت بہ نسبت یہود اور نصاریٰ و ہنود کے اہل اسلام کے ساتھ زیادہ عداوت رکھتی ہے۔ کوئی چیز ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مشترک اور اتحادی باقی نہیں رہی۔ فشی غلام احمد قادیانی جو اس زمانہ کا دجال اکبر ہے جس جزو وحی قرآن مجید پر اضافہ کرتا ہے۔ جو کوئی اس کی اس جس جزو وحی کا انکار کرے اور ان کو نبی نہ مانے وہ ان کے نزدیک کافر ہے اور اولاد زنا ہے اور کوئی اسلامی تعلق مثل جنازہ کی نماز اور نکاح کے اس کے ساتھ جائز نہیں۔ پھر قرآن مجید کی تفسیر اس نے اپنے قبضہ میں رکھی ہے۔ دوسرے کسی کا کوئی حصہ نہیں لگتا۔ جیسے قاری مثل ہے: ”خوردن زمن و لقمہ شمردن از تو“

اس کی تفسیر کے متعلق خواہ کل امت کا اختلاف ہو وہ سب اس کے نزدیک گمراہ ہیں۔ حدیث پیغمبر اسلام ﷺ کی جو اس کی وحی کے موافق نہ ہو۔ اس کی نسبت اس کی تصریح ہے کہ ردی کے ٹوکے میں پھینک دی جائے۔ ان دو اصول اسلام یعنی کتاب اور سنت کی تو اس کے نزدیک یہ حاصلات ہے اور حسب تصریح اس کے اس پر شریعت بھی نازل ہوئی ہے اور مقابلہ اس عقیدہ اسلامیہ کے۔ کہ بعد ختم نبوت کے آئندہ کوئی شریعت نہیں ہوگی۔ صریح اداء شریعت کیا ہے اور نیز اس کا اعلان ہے کہ آئندہ حج قادیان ہوا کرے گا۔ نیز جہاد شرعی اس کے آنے سے منسوخ ہو گیا ہے اور پیغمبر اسلام ﷺ کے معجزات تو تین ہزار ہی نقل ہوئے ہیں۔ منشی غلام احمد قادیانی کے تین لاکھ اور دس لاکھ تک ہیں۔ جن میں تحصیل چندہ کی کامیابی بھی شمار ہے اور اس کے اشعار ہیں :

زنده شد ہر نبی با آمدنم ہر رسولہاں با پیرا ہم

آنچه دادست پر نبی را جام . داد آن جام را مرا با تمام

(نزل المسح ص ۹۹، ۱۰۰، خزائن ص ۷۷، ۷۸، ۷۹ ج ۱۸)

نیز اپنی مسیحیت کی تولید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جن پر ایمان دین محمدی

ہے ایسی توہین کی ہے کہ جس سے دل اور جگر شق ہوتا ہے اور اس کے نزدیک تحقیق توہین ہے۔ الزامی یا بھول نصاریٰ تو درکنار رہی۔ توہین عیسیٰ علیہ السلام میں علاوہ اپنی تحقیقی توہین کے ایک اور طریقہ بھی اختیار کیا ہے کہ نقل نصاریٰ کے سر رکھ کر توہین سے اپنا دل ٹھنڈا کرتا ہے: ”گفتہ آید در حدیث دیگران“۔ یہ معاملہ اسی پیغمبر کے ساتھ کیا ہے تاکہ عظمت ان کی وثوق سے اتار دے اور خود مسیح بن بیٹھے۔ اسی واسطے ہنود کے پیشواؤں کے ساتھ ایسا نہیں کیا بلکہ توقیر کی ہے اور ایسے ہی بزرگان اسلام امام حسینؑ وغیرہم کی تحقیر اور اپنی تعالیٰ میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ غرض یہ کہ اس دجال کی دعوت اس کے نزدیک سب انبیاء اور رسل صلوٰۃ اللہ علیہم سے بڑھ چڑھ کر اور افضل و اکمل ہے۔

علماء اسلام نے اس فتنہ کے استیصال میں خاصی خدمتیں کیں مگر وہ خدمتیں انفرادی اور خصوصی تھیں۔ اس وقت کہ ایک لطیفہ غیب نمودار لور نمایاں ہوا ہے کہ مجاہد ملت جناب سائی القاب مولوی ظفر علی خان صاحب دامت برکاتہم اس خدمت کا فرض ادا کر رہے ہیں جس کی وجہ سے اس وقت جناب ممدوح لور ان کے رفقاء جناب مولوی عبدالحکیم صاحب ہزاروی، مولوی لال حسین صاحب اختر اور احمد یار خان صاحب سپرد حوالات ہیں۔ ہم کو کچھ حمیت اور حمایت اسلام سے کام لینا چاہیے۔ اہل خطہ کشمیر سمجھ اور بوجھ لیں کہ جو کچھ قادیانی جماعت ان کی امداد کر رہی ہے وہ اہل خطہ کے ایمان کی قیمت ہے اور ناممکن ہے کہ کوئی امداد اور ہمدردی اس فرقہ کی ایمان خریدنے کے سوا ہو:

دانی کہ جنگ وعود چہ تقریر می کنند

پنہاں خورید بادہ کہ تکفیر می کنند

جن لوگوں نے اس فرقہ کے ساتھ کسی قسم کی رواداری بھی برتی ہے وہ خطرہ میں ہیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ کوئی معمولی بیعت ہے۔ بلکہ (بقول ان کے) ایک چھوٹی پیغمبری سے ایک بڑی پیغمبری ”قادیانی“ میں تحویل ہوتا ہے اور جن کا جی چاہے ان عقائد ملعونہ قادیانی کا ثبوت ہم سے لے اور اس شدید وقت میں کہ (اہل) وطن کو بے خبر کر کے ایمان پر چھاپہ مارا گیا ہے کچھ غیرت ایمانی کا ثبوت دے۔

جن حضرات نے اس احقر ہیچمیز سے حدیث شریف کے حرف پڑھے ہیں جو تقریباً دو ہزار ہوں گے۔ وہ اس وقت کچھ ہمدردی اسلام کی کر جائیں اور کلمہ حق کہہ جائیں اور انجمن دعوت و ارشاد میں شرکت فرمائیں۔

اس فرقہ کی تکفیر میں توقف یا تو اس وجہ سے ہے کہ صحیح علم نصیب نہیں ہوا اور اب تک ایمان اور کفر کا فرق ہی معلوم نہیں اور نہ کوئی حقیقت محصلہ ایمان کی ان کے ذہن میں ہے اور یا کوئی مصلحت دنیاوی دامن گیر ہے۔ ورنہ اسلام کوئی نسبی اور نسلی لقب نہیں ہے۔ جیسے یہود اور ہنود کہ زائل نہ ہو اور جو کوئی بھی اپنے آپ کو مسلمان کہے بس وہ قوم نسبی لقب یا ملکی و شہری نسبت کی طرح لایٹک رہے بلکہ (اسلام) عقائد اور عمل کا نام ہے اور ضرورت قطعہ اور متواترات شرعیہ میں کوئی تاویل یا تحریف بھی کفر والحاد ہے۔ جب کوئی ایک حکم قطعی اور متواتر شرعی کا انکار کر دے وہ کافر ہے۔ خواہ اور بہت سے کام اسلام کے کرتا ہو: ”ان الله ليؤيد الدين بالرجل الفاجر“ اسی میں وارد ہوا ہے حق تعالیٰ صحیح علم اور صحیح سمجھ اور توفیق عمل نصیب کرے۔ آمین!

انتباہ! آخر میں یہ عاجز بحیثیت رعیت ریاست کشمیر ہونے کے حکومت کشمیر کو متنبہ کرنا چاہتا ہے کہ قادیانی عقیدہ کا آدمی عالم اسلام کے نزدیک مسلمان نہیں ہے۔ لہذا حکومت کشمیر و جمیع اہل اسلام اور مذہب قدیمی اہل کشمیر کی رعایت کرتے ہوئے قادیانیوں کی بھرتی اسکولوں اور محکموں میں نہ کرے ورنہ اختلال امن کا اندیشہ ہے۔

محمد انور شاہ کشمیری عفا اللہ عنہ

از دیوبند محلہ خانقاہ ۱۲ اذیقعدہ ۱۳۵۱ھ

منقول از روئیداد مجلس تحفظ ختم نبوت

ملتان: ص ۱۲۲۸، ۱۳۸۲ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مجلد دوم
پیش رو: مسیحی ہندو کو نبی مقرر
پس رو: آخری منہی ہندو

دعوت حفظ ایمان

حصہ دوم

امام العصر جۃ الاسلام

مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم یا اہل الاسلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

حامدا و مصليا و مسلما .

مدہ درگاہ الہی، محمد انور شاہ کشمیری عفا اللہ عنہ پھر بحیثیت ایمان و اسلام و بحیثیت اخوت دینی و بحیثیت اس کے کہ ہم سب امت مرحومہ محمدیہ ﷺ کے اعضاء و اجزاء ہیں جملہ اہل اسلام خاص و عام کی عالی خدمت میں عرض گزار ہے کہ :

عالم چو کتبے است پر از دانش و وار
صحاف قضاء و جلد او بدء و معاد

شیرازہ شریعت چو مذاہب اوراق
امت ہمہ شاگرد و پیمر استاد

عالم بعقیدۂ ادیان ساوی جاہلین ماضی و مستقبل سے محدود ہے کیونکہ مستقبل کل قوت سے فعلیت میں نہیں آیا اور میرے نزدیک چونکہ ماضی و مستقبل محض ہمارے اعتبار سے ہیں حق تعالیٰ کے ہاں ایک ہی آن حاضر ہے جیسے طبرانیؒ نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ : ”لیس عند ربك صباح ولا مساء“

پھر جب ہم حق تعالیٰ سے زمانہ رفع کر دیں تو حوادث آرہے ہیں اور جارہے ہیں آنے کی جانب کو ہم نے مستقبل نام رکھا ہے اور جانے کی جانب کو ماضی۔ اس تقدیر پر یہ دونوں اعتباری اور اضافی ہوئے نہ حقیقی اور حوادث خواہ کیسے ہی غیر محصور ہوں پھر بھی قدم کی وسعت اور امتداد کو پر نہیں کر سکتے۔

و علیٰ ہذا ماضی کی جانب بھی میرے نزدیک غیر متناہی بالفعل نہیں جیسا کہ خیال کیا

جاتا ہے بلکہ عالم دونوں جانب سے غیر متماہی: ”بمعنی لایقف عند حد.“ ہے اور دونوں طرف سے منقطع اور زمانہ کوئی شے مستقل براہ نہیں بلکہ ان ہی حوادث سے متزعج ہے اور مسئلہ تجدد امثال کا بھی ایک صحیح مسئلہ ہے اور چونکہ مادہ سے کثرت ہوتی ہے اور صورت سے اتحاد جیسے سامان عمارت چونکہ مادہ ہے وہ کثیر اور متعدد ہے اور صورت تعمیری چونکہ صورت ہے اس سے عمارت کی وحدت شخصی آئی۔

علیٰ ہذا القیاس کل عالم کو سمجھئے کہ اس میں ایک وحدت انتظامی ہے اور وہ ایک شخص اکبر ہے نہ محض ایک بے انتظام گدام۔ آدم علیہ السلام سے بیشتر عناصر اور موالید ثلاثہ اور ارض و سماء اور بعض انواع پیدا کئے گئے مگر یہ تاجندے بمنزلہ مادہ کے رہے، آدم علیہ السلام کے آنے کے بعد ان مقرقات منشرہ کو وحدت انتظامی عطا کی گئی کہ بمنزلہ صورت کے ہے۔ اشیاء متفرقہ کے مجموعہ میں اگر وحدت ہو سکتی ہے تو وحدت انتظامی اور ترتیبی ہی فقط۔ یعنی کوم علیہ السلام کو خلیفہ اور افسر بنا کر بھیجا اور عالم کو ان کی ماتحتی میں دے دیا اس سے کل عالم واحد بالمشخص اور شخص اکبر ہو گیا۔

اس پیغمبر حق نے اپنے عمل سے بنی آدم کو یہ تعلیم دی کہ جب کسی ایک پر کسی معاملہ میں فرد جرم لگا کرے وہ بارگاہ خداوندی میں نہ جواب دعویٰ پیش کرے اور نہ بھٹائی دینے کی کوشش بلکہ اس کا حق صرف ایک ہی رہا ہے وہ یہ کہ مراحم خسروانہ میں درخواست دے کہ:

” رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ اعراف آیت ۲۳ “

عزیز (ابلیس) نے حق تعالیٰ سے حجت کی وہ لبد الدہر ملعون ہو گیا: ”لَا يُسْتَعْلٰ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْتَلَوْنَ ۝ الانبیاء آیت ۲۳“ اب اہل سنت کا قدم آدم علیہ السلام کے قدم پر ہے اور اہل اعتزال کا قدم عزیز کے قدم پر۔ اور اس واقعہ سے حق تعالیٰ نے یہ بھی تعلیم کر دی کہ خلفاء سے جو شخص انحراف کرے وہ اصل سلطنت سے باغی ہے یہاں ہی سے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا جزاء ایمان ہو گیا۔

گوں علیہ السلام کے بعد کچھ دیر تک دنیا میں ایمان ہی رہا نوح علیہ السلام کے قبیل
دنیا میں قابیل کی ذریت میں کفر نمودار ہوا اور پہلے وہ پیغمبر کہ کفر کے توز کے واسطے بھیجے
گئے وہ نوح علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد دنیا میں صائبین ظاہر ہوئے۔ صائبین ان کو کہتے ہیں
جن کا خیال ہے کہ ہم اعمال سفلیہ سے علویات کو تابع اور مسخر کریں گے جیسے معشوق یا ہمزاد
کو کوئی مسخر کرتا ہے۔ اس خیال میں یہ بھی مندرج ہے کہ اس فرقہ کو خدا کی جانب سے
ہدایات کی ضرورت نہیں اور نہ کسی ہادی کا واسطہ و ثنیت (مت پرستی) بھی صائبیت کا ایک
ذلیل تنزل ہے۔ منتر جنت کے ذریعہ سے خدا کو مسخر کرنا چاہتے ہیں؟۔

انبیاء علیہم السلام کا دین اس کے بالکل عکس و عکاف ہے ان کا دین یہ ہے کہ خدا کی بارگاہ
میں محض مددگی اور عبدیت کی عرض و معروض رہے گی اور ادھر ہی کی ہدایت پر عمل پیرا ہونا
ہو گا و بس۔ صائبین کے مقابلہ میں اہم علیہ السلام کو بھیجا گیا اور ان کا لقب حنیف ہوا۔ حنیف
اس کو کہتے ہیں کہ سب کو چھوڑ چھاڑ کر ایک خدا کا ہو جائے جیسے شیخ عطارؒ فرماتے ہیں :

از یکے گو وزہمہ یک سوئے باش

یک دل و یک قبلہ و یک روئے باش

اس کے بعد کچھ تکمیل دین سلوی کی کہ ابتدا سے خاتم الانبیاء تک دین واحد ہے
باقی تھی وہ خاتم الانبیاء ﷺ کے ہاتھ پر تمام کر دی اور اعلان کر دیا کہ :

”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمْ

الْاِسْلَامَ دِينًا . مائندہ آیت نمبر ۳“ اور :

”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَ خَاتَمَ

النَّبِيِّينَ . وَ كَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا . احزاب آیت ۴۰“

پہلی آیت میں یہ بھی آگیا کہ اب کوئی جزء ایمان کا باقی نہیں رہا خاتم الانبیاء ﷺ پر
ایمان لانا کل انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا ہے۔ ایسا نہیں کہ من بعد کسی پر ایمان نہ لانے سے
کافر رہے جیسے قادیانی و جال سمجھا ہے کہ :

”جو دین نبی ساز نہ ہو وہ دین لعنتی ہے۔“ (براہین بیچر ص ۳۸ خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۶)

جیسے معلوم ہوا کہ عالم محض متفرقات منتشرہ نہیں بلکہ وہ ایک واحد منظم ہے اسی طرح بعصریج حدیث خاتم الانبیاء ﷺ نبوت بھی عمارت کی مثال ہے کہ اس کی اساس رکھی گئی اور تعمیر کی گئی اور تکمیل کو پہنچا کر اہل نبی کریم ﷺ کو رکھ کر عمارت ختم کر دی گئی۔ قرآن مجید نے اعلان تکمیل و ختم سنا دیا اور نبوت کی کوئی جزئی باقی نہیں رہی۔ البتہ کمالات نبوت کہ وہ فیوض اور متعلقات نبوت ہیں عین نبوت نہیں۔ باقی ہیں۔ یہاں اجزاء اور جزئیات کا فرق بھی اہل معقول پر مخفی نہیں جزء پر کل صادق نہیں اور جزئی پر کلی صادق۔

ختم نبوت کا عقیدہ بہ تبلیغ پیغمبر اسلام، خاص و عام کو پہنچ کر ضروریات دین میں سے ہو گیا جس کا انکار یا تحریف کفر ہے۔ صوفیاء کرام نے جو کوئی مقام ولایت کا انبیاء الاولیاء اور نبوت من غیر تشریح ذکر کیا ہے تو ساتھ ہی نہایت مؤکد پیارے تصریح کی ہے کہ نبوت سے مراد لغوی معنی پیشین گوئی ہے نہ نبوت شرعی۔ کیونکہ نبوت شرعی کا جو ایک منصب الہی اور وہی ہے نہ کسی۔ خواہ شریعت جدیدہ ہو یا نہ ہو اختتام اسلام میں اساسی اصول ہے اور منصوص قرآن و احادیث متواترہ اور مجمع علیہ امت محمدیہ ﷺ ہے۔ اسی دفعہ کے ماتحت مسئلہ کذاب کو قتل کیا اور کذاب، فرد جرم لگائی بقیہ شائع اس کے مادون اور بعد کے رہے بلکہ جیسے ان خلدون نے ذکر کیا ہے یہ امور صحابہ کو اس کے قتل کے بعد معلوم ہوئے ہیں۔ قتل تو دعویٰ نبوت پر ہوا ہے۔

اس کے بعد دنیا میں حسب طبیعت دنیا، زندہ اور الحاد ظاہر ہوا۔ زندہ اور الحاد اس کو کہتے ہیں کہ سچے دین کو گڑبڑ کر دے اور اسماء سابقہ کو حال رکھ کر حقیقت ان کی بگاڑ دے کہ فلاں چیز کی حقیقت یہ نہیں بلکہ یہ ہے۔ و علی ہذا القیاس دین کا اسم ہی چھوڑے مسمیٰ فناء کر دے۔ دہلی میں ایک صاحب چارپائی کے پائنتی کے سیروے فقط بغل کے نیچے دبائے ہوئے یہ صدا لگایا کرتے تھے (دو نہیں لے تڑنگے، ایک نہیں سر ہنے کا، چار نہیں ٹیکن کے، اور لو چار پائی) آٹھ لکڑیوں میں سے سات موجود نہیں اور پھر بھی چارپائی ہے۔

ایسے عی و قافو قافلہ وں اور زندیقوں نے دین برحق کی شکست و رخت کر کے
مسمیٰ فناء کیا اور کچھ پردہ باقی رکھنے کی وجہ سے عوام کی نظر میں غیر فرقہ ہونے کی جو کچھ زد
پڑتی اس سے بچ گئے۔ اس وقت یورپ کی افتاد جو ایمان اور صفات ایمان پر ہے اس کی پیدلوار
اور حکومت وقت کی پیدلوار منشی غلام احمد قادیانی کی دعوت نبوت ہے۔

یہ شخص معمولی درجہ کی قاری اور اردو کا مالک ہے نثر و نظم میں کوئی اعلیٰ پایہ نہیں
رکھتا۔ عربی میں محض تکبیدی یا سرکہ کر سکتا ہے اور صوفیاء کرام جسے فن حائق کہتے ہیں
اس میں سے کسی حقیقت کو صحیح نہیں سمجھ سکا۔ قرآن مجید کی مناسبت سے اس قدر محروم ہے
کہ اپنی مطبوعات میں نہایت کثرت سے آیات غلط اور محرف نقل کرتا جاتا ہے۔

تعلیم اس کی باب اور یحاء اللہ کی تعلیم سے سرورق ہے۔ یحاء اللہ کی کتابیں یہاں
پیشتر موجود نہیں تھیں۔ جس کی وجہ سے کچھ وقفہ رہا اب کہ کتابیں اس کی آگسٹ ناظرین نے
اس سرکہ قاضی کو ملت کر دکھایا۔ معہذا اس دجال کی دریدہ دہنی اس درجہ تک ہے کہ کہتا
ہے:

زندہ شد ہر نبی بآءِ نعم

ہر رسولے نماں یا پیرا نیم

(نزل السجس ۱۰۰ اخراجن مس ۷۸ ج ۴ ۱۸۷۴)

ہر نبی میرے آنے سے زندہ ہوا ہے۔ (نہیں تو مرے پڑے تھے) اور ہر رسول

میرے چولے میں چھپا پڑا ہے۔

پہلوں نے کیا خوب پیشین گوئی کی ہے:

بنمائے بصاحب نظریہ گوہر خود را

عیسیٰ نتوان گشت بتصدیق خرم چند

اور:

کجا عیسیٰ کجا دجال ناپاک

پتا اس (مرزا غلام احمد قادیانی) کا اس کی بعثت کو خاتم الانبیاء ﷺ کی بعثت سے

افضل اور اکمل اعلان کرتا ہے اور اسی پر بیعت لیتا ہے۔ اس کا فرد جال نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جو کوئی کل عالم اسلام اسے نبی نہ مانے اس کو کافر اعلان کیا اور ولد الزنا کہا اور دعویٰ وحی کیا جو مساوی قرآن اس کے زعم میں ہے اور بمقابلہ ان علماء کے جنہوں نے آئندہ شریعت ناممکن لکھی ہے (اور کلام ان کی شریعت جدیدہ میں ہے) دعویٰ شریعت کیا۔ اس سے ناظرین خود سمجھ لیں کہ یہ دعویٰ بمقابلہ ان علماء کے دعویٰ شریعت جدیدہ کو مستحکم ہے یا یوں ہی بے سوچے سمجھے کلام بے موقع و لایعنی ہے۔ اس کے ساتھ اعلان کیا ہے کہ جہاد اسلامی میرے آنے سے منسوخ ہو گیا اور (ظلی) حج آئندہ قادیان کا ہو گا اور جو چندہ قادیان کا نہ دے گا وہ خارج از بیعت یعنی خارج از اسلام ہے زکوٰۃ بھی رہ گئی۔ اور بہت سے ضروریات دین کا انکار کیا جو تاویل سے ہو یا بغیر تاویل کے کفر ہے۔ عالم کو قدیم کتا ہے اور قیامت کو ایک تجلی فقط اور تجلی کا جو صوفیاء کرام کی اصطلاح ہے کوئی مفہوم محصل اس کے ذہن میں نہیں اور اگر سودفہ جیئے اور سودفہ مرے کبھی ان حقائق کو سمجھ نہیں سکتا ناحق صوفیاء کی اصطلاحات میں الجھتا ہے اور منہ کی کھاتا ہے۔ صوفیاء کرام نے اس لفظ کو اور مواضع میں اطلاق کیا ہے کسی نے ان میں سے قیامت کو تجلی نہیں کہا مگر اس دجال نے ان ہی سے اڑایا ہے اور قدم عالم کا مسئلہ ایسا معرکہ آراء ہے کہ باپ پرنال کر قیامت کی صبح تک بھی نہیں سمجھ سکتے ناحق ان مشکلات میں ٹانگ لڑائی ہے۔ اپنی کم مائیگی اور تنگ ظرفی سے معمولی سواد کو جو اسے حاصل ہے عدیم المثال سمجھتا ہے اور اسی کم حوصلگی کی بناء پر جب کسی جذبہ کے ماتحت غیب گوئی کرتا ہے اور منہ کی کھاتا ہے تو کمال بے ایمانی سے تاویلات مضحکہ اور مبیحہ کرنے کو آموجود ہوتا ہے۔

بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

تقدیر کا بھی منکر ہے ملائکہ کرام کو قویٰ کتا ہے اور ان کے نزول کا جو منصوص قرآن ہے منکر ہے۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام جو متواتر دین محمدی ہے اور معجزہ احیاء میت جو منصوص قرآن ہے اس کو شرک و کفر کتا ہے اور جو دین نبی ساز نہ ہو اسے عنقی دین مٹاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اور بہت سی چیزوں کا جو دین میں متواتر اصول ہیں تحریف کی۔ جو زندقہ اور کفر

ہے جیسے کوئی نماز کی تحریف کرے۔ تو ہیں انبیاء علیہ السلام کی گزر گئی کہ کل کے کل کو اپنا چیلہ بتلاتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی تو ہیں کو تو العیاذ باللہ اپنی تعلیم کا مستقل موضوع بنایا ہے اور رسالے لکھے ہیں نہ تحقیقی تو ہیں میں کمی ہے اور نہ تعریضی میں یعنی دوسرے کے کندھے پر رکھ کر ہمدوق چلانا اور غرض اس دجال کی اس سے یہ ہے کہ عظمت ان کی قلوب سے اتارے اور خود مسیح بن بیٹھے۔ لہذا ہنود کے پیشواؤں کے ساتھ یہ معاملہ نہیں کیا بلکہ توقیر اور استمالہ کیا ہے۔

ہم نے کسی جماعت میں خواہ علماء ہوں یا عقلاء روزگار نکلی اتفاق علم نہیں دیکھا۔ الا انبیاء علیہم السلام کہ ان میں اتفاق کلی ہے۔ اسی سے ہم سمجھے تھے کہ یہ کوئی اور علم ہے جو حضرت حق نے دیا۔ اس قادیانی دجال نے اس کو بھی بے وزن کر دیا اور یہی تعلیم اپنے اذناب کو دے گیا۔ یہ بھی معلوم ہو کہ قادیانی پہلے مسیحیت کے دعویٰ کو تنازع کرتا تھا اور دعویٰ صرف شیل ہونے کا تھا۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ :

”مجھے مسیح لکن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تنازع کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط شیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔“

(اشتمار مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء مندرجہ مجموعہ اشتمارات ج ۱ ص ۲۳۱، عمل معنی ج ۲ ص ۵۲۸)

اس کے بعد جب دوسرا جہنم لیا تو یوں کہا :

”سو اس نے قدیم وعدے کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔“

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۸، خزائن ص ۴۶ ج ۱)

یہاں ضروریات دینیہ کی تفسیر ضروری ہے۔ ضروریات دینیہ ان متواترات شرعیہ کو کہتے ہیں جو بہ تبلیغ پیغمبر اسلام، خاص سے متجاوز ہو کر عوام کو بھی پہنچ گئے اور ان کے علم میں عوام بھی شریک ہو گئے اور شریعت کے بدیہی امور ہو گئے۔

اور مراد ان کی بھی وہی مقرر رہے گی جو امت نے بوقت تبلیغ سمجھی اور پھر

طبقہ بعد طبقہ پہنچاتے اور سمجھاتے آئے۔ اس کی تحریف اور اس سے انحراف کفر والحاد ہے۔ یہاں ضرورت بمعنی بد اہت ہے اور یہ ایک مشہور اصطلاح فنون کی ہے جس کا علم بالا ضرر ہو۔ متواتر اس کو کہتے ہیں جس کی نقل اس قدر پیچیدہ ہو کہ خطا کے احتمال کی اس میں گنجائش نہ رہے۔ فنون مدونہ میں بھی کسی فن کے اصحاب کے نزدیک بھرت متواترات ہوتے ہیں۔ جیسے صرف و نحو میں بھرت متواترات ہیں جن میں کوئی بھی شبہ نہیں کرتا اور ایسے ہی علماء لغت جو ایک جماعت مخصوصہ ہے ان کے اتفاق کے بعد بھی کوئی متردد نہیں رہتا۔ اسی طرح قرآن مجید تو حرفاً حرفاً متواتر ہے۔ علاوہ اس کے شریعت میں اور بھی بھرت متواترات موجود ہیں جیسے مضمحلہ و استحقاق (ناک میں پانی ڈالنا اور کلی کرنا) وضوء میں اور مسواک وغیرہ صدہا امور اور یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ضروریات دینیہ اعلیٰ درجہ کے فرائض مؤکدہ کو کہتے ہیں بلکہ مستحب بھی اگر صاحب شریعت سے بقواتر ثابت ہو وہ بھی ضروریات میں سے ہے بلکہ بعض مباحات کی لباحت مثلاً جو اور گیہوں کی لباحت ضروریات دینیہ سے ہے جو کوئی ان کی لباحت اور جلی کا انکار کرے وہ قطعاً کافر ہے کیونکہ پیغمبر اسلام کے عہد سے لے کر اب تک امت کھاتی آئی اور حلال کہتی آئی۔ کسی کو جو مرغوب طبیعت نہ ہو وہ خوشی ترک کر سکتا ہے لیکن حل کے انکار سے کافر ہو جائے گا۔ ضرورت سے یہاں ضرورت اعتقاد و ثبوت مراد ہے نہ ضرورت عمل جو ارجح۔ یہ بھی معلوم رہے کہ یہ کل ضروریات دین ایمان کے دفعات ہیں نہ فقط توحید و رسالت بلکہ رسالت پر ایمان تو اسی واسطے ہے کہ جو کچھ وہ خدا سے لائیں اور تبلیغ کریں اس پر ایمان ہو۔ و علیٰ ہذا کہہ سکتے ہیں کہ مسواک سنت ہے اور اعتقاد اس کی سننیت کا فرض ہے اور اس کی معلومات حاصل کرنا سنت ہے اور دانستہ جحود کفر ہے اور جمل اس سے حرمان نصیبی۔

شریعت محمدیہ ﷺ میں بہ تبلیغ پیغمبر اسلام بہت کثرت کے ساتھ متواترات ہیں اور بقواتر توارث یعنی نسل بعد نسل بقواتر نقل کئے گئے ہیں اور ان میں طبقہ بعد طبقہ تواتر چلا آتا ہے تو اترا سنادی کوئی لازم نہیں۔

حاصل کلام کا یہ کہ کل وہ امور جو دین میں بالبد اہت معلوم اور درمیان عامہ خاص

کے مشتر اور مسلم ہوں وہ کل کے کل ضروریات دینیہ میں سے ہیں اور ان سب پر بدو انحراف و تحریف کے ایمان لانا ایمان کی حقیقت میں داخل ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ ایمان کے دفعات وہی امور ہیں جن کی تبلیغ حضرت رسالت پناہ سے ہو۔ اور ان مسائل و عقائد بدیہیہ کا انکار کفر اور ارتداد ہے۔ ایمان کے دو جزء یعنی شہاد تین ان کل متواترات اور ضروریات کی تسلیم پر حاوی ہیں۔

ورنہ پوں دجال بھی آنحضرت ﷺ کی مجمل تصدیق کرے گا جیسے احادیث میں موجود ہے اور اسی میں قرآن نازل ہوا ہے :

”فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا“ النساء آیت ۶۵

قسم تیرے رب کی کہ مومن نہ ہوں گے جب تک کہ تجھے حکم نہ مانیں ہر اس چیز میں کہ اختلافی ہو گئی ان کے درمیان پھر نہ پائیں اپنے جیوں میں گھٹن آپ ﷺ کے فیصلہ سے اور مان لیں ماننے کی طرح۔

اس بدیہی مضمون کے بعد قادیانی کی تکفیر بدیہی امر ہے۔

توقف کا سبب کوئی علمی مرحلہ نہیں بلکہ بعض کو تو ایمان کے ساتھ کوئی ہمد روی ہی نہیں اور نہ فرق ایمان و کفر سے کوئی سروکار۔ ان کے نزدیک دعویٰ اسلام ہی اسلام ہے جیسے نسب اور شہر و ملک کی نسبت میں فقط دعویٰ کافی سمجھا جاتا ہے ان لوگوں کو تو مسئلہ تکفیر سے اشتعال اور طیش آ جاتا ہے۔

وہ خود بہت سی قیود شریعت سے آزاد ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کسی کا کیا حق ہے کہ ہم پر حرف گیری کرے بکفر ہے کس جانور کا نام؟۔ اور بعض ایسے ہیں کہ سلامت روی میں ان کا دنیوی فائدہ ہے ان کو اس کی کیا پرواہ کہ ایمان پر کیا گزر رہی ہے۔

حافظ اگر خیر خواہی صلح کن باخاص و عام

بامسلمان اللہ اللہ باہر ہمن رام رام

بعض روشن خیال زمانہ جن کا نصاب تعلیم فقط انگریزی زبان اور انگریزی خط ہے اور

نصاب علم شریعت سے نکلی فارغ 'لور ان کو اس کا اقرار بھی ہوتا ہے مگر پھر چنے کے چھلکے کی طرح خالی جتنے رہتے ہیں۔

”وما مثله الا كفار غ حمص . خلی بلا معنی ولكن يفرقع .“
یہ صاحب زبانی دعوت اتفاق و اتحاد دیتے ہیں لور اس میں قتل انداز صرف مولویوں کی تکفیر بازی قرار دیتے ہیں۔

اس گمراہ کن مغلطہ میں یہ چند امور یادداشتی ہیں کیا کافر کی تکفیر اگر حق جبب بھی ہو وہ بھی ترک کرنی چاہئے؟ اس صورت میں تو کفر و ایمان میں کوئی فرق ہی نہ رہا۔
اگر یہ صحیح نہیں لور عقیدت اسلام کی ہے تو ضرور کوئی معیار درمیان کفر و ایمان کے قارق ہو گا پھر اس معیار کی تحقیق کرنی چاہئے تاکہ اسی پر عمل رہے۔

پھر دیکھنا یہ ہے کہ کیا تکفیر بازی لور امر زاعلام احمد قادیانی نے کی۔ جس نے کل عالم اسلام کو جو اس کو نبی نہ مانے کافر لور ولد الزنا کہا لور یہ ہی بخ کن اسلام ہو ایا علماء اسلام؟۔
جنہوں نے مرزا قادیانی لور اس کے لڑکے کی تکفیر کی جن کی تعداد سنا ہے کہ مردم شہری کی عدد لو میں ۵۷ ہزار دونوں (لاہوری و قادیانی) طائفہ کی ہے لور کیا اتفاق کی جز مرزا غلام احمد قادیانی نے کافی یا علماء اسلام نے؟۔

قادیانی کہتا ہے کہ عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام لور احیاء میت شرک و کفر ہے لور ساتھ ہی کہتا ہے کہ میں بھی ایک زمانہ دراز سے بتقلید جمہور اہل اسلام اسی عقیدہ پر تھا اب کفر سے اسلام کی طرف کیا ہوں لور علماء اسلام کہتے ہیں نہیں بلکہ قادیانی اسلام سے کفر کی طرف گیا۔

پھر کیا جو انتقال اس نے اپنے اقرار سے کیا تحول کی طرح ٹال دینے کی چیز ہے یا علماء اسلام کا حق ہے کہ اس کو پرکھیں؟۔

بات یہ ہے کہ اپنی لٹی میں تو کوئی یہ سخوت لور کرم نہیں کرتا لور جب ایمان کی تقسیم کا وقت ہو سو وہ ہے کیا چیز جس میں سقاء لور جو دنہ کریں :

بخال ہند و ش بخشم سمر قندو بخارا را

گھر سے کیا گیا جو حساب و احتیاط ہو۔

جو صاحب لاہوریوں کی تکفیر میں جو قادیانی کو مسیح موعود وغیرہ سب کچھ مانتے ہیں اور نبوت ظلی و دوزی وغیرہ کہتے رہتے ہیں جس کی کوئی اصل دین میں نہیں متاثر ہیں وہ بھی سمجھنے سے محروم ہیں۔ کیا اگر کوئی یہ کہے کہ مسلمان نے دعویٰ نبوت کیا ہی نہیں بلکہ ایک محدث وہ بھی ہوا ہے تو اس سے وہ شخص کفر سے نجات پائے گا؟ حق تعالیٰ صحیح سمجھ نصیب کرے اور سلامت فطرت کی دے۔ آمین!

قادیانی کی تعلیم اور دعوت کو کیوں اٹھا کر نہیں دیکھتے کیا وہ دعویٰ نبوت اسی معنی سے نہیں کرتا جس معنی میں یہ لفظ آسمانی کتابوں میں آیا ہے اور کیا وہ اپنی نبوت نہ ماننے والے کو کافر اور ولد الزنا نہیں کہتا اور کیا وہ اپنی وحی کو قرآن کے برابر نہیں کہتا اور کیا اس نے دعویٰ شریعت اور توہین انبیاء نہیں کی؟ اس کے بعد لاہوریوں کا تہمان اور عداوت مغالطہ ان کے منہ پر کیوں نہ مارا جائے اور ان کو فی النار والستر کیوں نہ کیا جائے؟

اصل میں اس فرقہ کی تکفیر میں بھی توقف کے وجوہ وہی ہیں جو اوپر گزر گئے کوئی نئی بات نہیں۔ پنجابی دھولی کپڑے کو پتھر پر مارنے کے وقت بولا کرتے ہیں: ”ساڈا کی جانڈے اچھو“ اور اگر کسی کو ان مسائل کا جمل ہو تو اپنے جمل ہی کا اعتراف کرتا ہے جمل کو علم نہ بنائے اور جمل خدا واد کو نہ چھپائے اور خلق اللہ کو گمراہ نہ کرے۔

تکفیر کا مسئلہ اگر احتیاط کی چیز ہے تو دونوں جانب سے ہے نہ مسلم کو کافر کہے اور نہ کافر کو مسلم۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی قطعاً کافر ہے اور بدیہی کافر اور تاریخ اسلام میں بلا فصل مدعی نبوت کو کافر کہتے آئے ہیں اور سزائے قتل دیتے تو اس کے دعاوی کو تہمان کرنے والا اور مصالح سے تحریف کرنے والا جو بداہت کے خلاف ہے کفر سے کیسے بچ سکتا ہے؟ بداہت کے خلاف مکملہ شرعاً و عقلاً قابل التفات نہیں۔ کفار کے ساتھ جہاد کیوں ہوتا ہے۔ کیا ان کے شبہات نہیں؟ یہی تو کہ وضوح حق کے بعد شبہات کی پرواہ نہیں کی گئی۔ ہمارے تو شبہات بھی نہیں محض بے حیائی اور تہمان ہے اور جنگ زرگری۔

اور سنئے کہ اس جاہلانہ احتیاط میں کیا کچھ مضمر ہے۔ کیا کسی ناپاک ذات کو مسیح

موجود ماننا کفر نہیں؟۔ شریعت تو زرات میں کہ نبوت جاری تھی اس میں متنبی کا ذب کا کیا قتل نہیں؟۔

کیا کسی رجس خبیث کو مسیح موجود اور مہدی مسعود کہنا شریعت متواترہ اسلامیہ کی تحریف اور تمسخر نہیں؟۔ شریعت متواترہ کی تحریف کیا جائے خود کفر نہیں۔ کفر کے کوئی سیگ ہیں کہ دروازہ میں نہ سائیں؟۔ ہاں! خوب یاد کیا کہ ممکن ہے کہ کفر کی شکل بنے سچہ بہادر ہو یا رودر گوپال کوران کے سیگ بھی ہوں۔

اس کے بعد اس جاہل محتاط سے کہنا چاہئے کہ وہ اپنی اس ہمہ دانی میں میاں مٹھو کی طرح اتنے ہی پر اکتفا کرے کہ قادیانی قطعی بدیہی کافر ہے پھر دنیا کو ان کی سمجھ پر چھوڑ دے وہ خود نتیجہ نکال لیں گے کہ بدیہی کافر کو مسیح و مہدی بنانے والا کیا ہے؟۔

یہ بھی شریعت میں دیکھنے کی چیز ہے کہ کیا کسی کے لئے سوائے اعتقاد نبوت کے اعتقاد وحی مسلولی قرآن رکھنا یا اعتقاد شریعت رکھنا یا اس کے اس قول پر:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے

من يعرفان نہ کمترم ز کسے

(نزل السج ص ۹۹ خزائن ۷/۱۸ ج ۳)

اعتقاد رکھنا کیا یہ کفر نہیں؟۔

نیز فرض کیجئے کہ کسی شخص نے دعویٰ نبوت بال تصریح کیا اور اس کے اذتاب ہو گئے بعض نے نبی مانا اور بعض نے عداوت مصلحتاً: ”توجیہ القائل بما لا یرضی بہ قائلہ“ کر کے اس کو نبی نہ کہا لیکن سب خصائص و فضائل انبیاء کے اس کے لئے اعتقاد کر لئے کیا وہ سب کافر نہیں؟۔ یہ بھی معلوم رہے کہ انبیاء کی نقل اتارنا مثلاً اپنے دو چیلوں کا نام جبریل اور میکائیل رکھے اور کہتا رہے کہ مجھے جبریل نے یہ خبر دی اور میکائیل نے یہ کہایا یہ کہے کہ مجھ پر میرے حق میں: ”لولاک لما خلقت الافلاک“ نازل ہوئی ہے۔

(تذکرہ ص ۶۱۲)

غرض نقل اتارنا جو جیسے مسئلہ نقل اتارنا تھا اور محاکات کرتا تھا:

آنچه انسان سے کند بوز زینہ ہم

اس کی دو صورتیں ہیں یا یہ کہ انبیاء کے ساتھ استہزاء کرتا ہو یا ادعاء ہو کہ مجھے بھی یہ خصائص حاصل ہیں اور واقعی یہ دو فرشتے میرے پاس آتے ہیں اگرچہ اس ادعاء سے نقل الہدنا مغایر ہے۔ حکم دونوں صورت کا کفر ہے اور جو کوئی اس کے اس ادعاء کو صداقت بخور کرے وہ بھی کافر ہے۔

ان صاحبوں سے یہ بھی دریافت کیا جائے کہ اس فرقہ کے علاوہ اگر آپ سے بایں عنوان مسئلہ پوچھا جائے کہ اگر کوئی اور خبیث مخبث کھڑا ہو جائے اور دعویٰ مسیحیت کرے اور اس کے پاس مال نہ ہو اور لڑنا پیدائہ ہوں لیکن وہ وہ اسی دعویٰ پر رہے اس کے حق میں آپ کا کیا حکم ہے یا فقط زور دہر اسای عی دیکھ کر آپ کا مسئلہ بدلا ہے؟

دجال اکبر جس کے قتل کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اس کی کیلوجہ ہے سوائے اس کے کہ اس نے اپنے آپ کو یہود سے مسیح موعود منولیا ہو گا۔ جسے خدا سمجھ نہ دے اسے خدا سمجھے بالجملہ انبیاء علیہم السلام کی نقل الہدنا مستقل کفر ہے اگرچہ ادعاء نبوت بلفظ نبوت نہ کرے اور جو کوئی اس کو صداقت بخور کرے بلکہ جملہ مقررین سے بڑھ کر مانے اور اس پر ایمان لائے وہ بھی قطعاً کافر ہے۔

اسی طرح وہ شخص جو انبیاء علیہ السلام کی اسامی قبضائے اور وہ کہ اس پر ایمان لائے۔ خلاصہ کلام کا یہ ہے کہ قادیانی نے علاوہ دعویٰ نبوت کے دعویٰ وحی، مسلولی قرآن اور دعویٰ شریعت اور توہین انبیاء اور تکفیر امت حاضرہ اور ادعاء خصائص انبیاء علیہم السلام اور ان کی نقل الہدنا اور انکار ضروریات دینیہ اور تحریف دین متواتر اور تمسخر بعض شریعت متواترہ کا کیا ہے اور یہ سب وجوہ متفق علیہ کفر ہیں اور لاہوری اس پر ایمان لائے ہوئے ہیں۔

کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ص ۱۸ ج ۱۹ پر قادیانی کی عبارت دیکھنی چاہئے کہ اپنی جانب سے اپنی تحقیق سے مریم صدیقہ کی طرف زناء کی نسبت کرتا ہے: ”والعیاذ باللہ

العلی العظیم . واللہ الہادی لا ہادی الاہو .“

یہ کل بحث اس صاحب کے ساتھ ہے جس کے نزدیک دین کی کوئی حقیقت محصل

ہے اور اس پر ایمان و کفر کا فرق گراں نہیں۔ ورنہ جس کا دین محض مصلحت وقت اور ہر دلعزیزی ہے اس کے ساتھ ہمارا مخاطب نہیں۔

بالآخر پھر اپنے احباب سے استدعاء ہے کہ وہ اس وقت کو غنیمت سمجھ کر انجمن دعوت و ارشاد میں شرکت فرمائیں اور ہر طرح سے اس کی تقویت و امداد کی سبیل نکالیں تاکہ ایک مستقل اور مستقر انجمن ہو جائے اور دین مبین کی خدمت کرتی رہے۔

نیز زمیندار کی توسیع اشاعت میں سعی فرمائیں کیونکہ ان معلومات کا اصل ذخیرہ اور سرچشمہ دہی ہے اور اسی کی فروع میں سے باقی شعبے ہیں۔ حکومت کشمیر کو پھر بحیثیت رعیت ہونے کے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ کل عالم اسلام، مصر، شام، عرب، عراق، ہندوستان، کابل وغیرہ قادیانیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے ان کی بھرتی سکولوں اور محکموں میں مسلمانوں پر احسان نہیں اور ہمیشہ موجب تصادم و خلل امن رہے گی فقط!!

اہل کشمیر پر واضح رہے کہ جو قادیانی اخبار کشمیر سے جاری ہوا ہے وہ قادیانی عقائد یعنی کفر کی تخم ریزی ہے۔ عنقریب شاخ و برگ دکھائے گا۔ مسلمان اپنی جیبیں خالی کر کے کفر نہ خریدیں۔ والسلام!

العارض

محمد انور شاہ کشمیری عفا اللہ عنہ

از یومہ ۲۲ ذی قعدہ ۱۳۵۱ ہجری

مجلس معمار العلماء پنجاب لاہور سے بھی بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔ کیونکہ اعضاء اس کے مستند علماء ہیں۔ اصحاب و احباب اسے بھی فراموش نہ کریں۔ اگر اس کی تقویت اور اعانت ہو گئی تو انشاء اللہ! بہت سی خدمت مذہب و ملت کی انجام دے گی۔ واللہ الموفق!!!